سوال

(389) صدقہ جاریہ وہ ہے جو انسان خود اپنی طرف سے دے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا صدقہ جاریہ وہ ہے جسے انسان نے خود اپنی زندگی میں کیا ہو، یا صدقہ جاریہ وہ ہے، جو اس کی وفات کے بعد اس کی طرف سے اس کے وارث انجام دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

«اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ» (صحیح مسلم، الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ح: ۴۲۲۳، ۱۶۳۱ (۱۴)

’’سوائے صدقہ جاریہ کے۔‘‘

نص مذکور سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ جاریہ وہ ہے جسے انسان خود اپنی طرف سے کرے اور صدقہ جاریہ وہ نہیں، جو اس کے بعد اس کی طرف سے اس کی اولاد کرے کیونکہ اولاد کے حوالے سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ» صحیح مسلم، الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ح: ۴۲۲۳ ۱۶۳۱ (۱۴)

’’نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔‘‘

میت نے اگر کوئی وصیت کی ہو تو وہ صدقہ جاریہ ہو سکتی ہے یا اس نے کوئی چیز وقف کر دی ہو اور اس کی موت کے بعد اس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو تو وہ صدقہ جاریہ بن سکتا ہے۔ اسی طرح علم بھی بندے کی کمائی ہے، لہٰذا علم نافع بھی صدقہ جاریہ بن سکتا ہے۔ اسی طرح جب اس کی اولاد اس کے لیے دعا کرے، تو اس کا بھی اسے فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر ہم سے پوچھا جائے کہ میں اپنے والد کی طرف سے دو رکعت نماز پڑھوں یہ افضل ہے یا اپنی طرف سے دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے والد کے لیے دعا کروں یہ بہتر ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ افضل یہ ہے کہ اپنی طرف سے دو رکعت نماز پڑھو اور اپنے والد کے لیے دعا کرو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

«اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ» (صحیح مسلم، الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ح: ۴۲۲۳ ۱۶۳۱ (۱۴)

''یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔''

آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یا نیک اولاد جو اس کی طرف سے نماز پڑھے یا کوئی دوسرا نیک کام کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 363

محدث فتویٰ